E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - M.A.

Paper : ---

Module Name/Title : Nazism: Adolf Hitler, Hayat Aur Kaarname

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM/ Dr. Masood Jaffry
PRESENTATION	Dr. Masood Jaffry
PRODUCER	Rafiq-ur-Rahman

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 20 جرمنی میں نازی ازم۔ اڈولف ہٹلر

ساخت

20.0 مقاصد
20.1 تمہید
20.2 یورپ کے جمہوری ادارے
20.3 ویمر جمہوریہ (ری پبلک)
20.4 اشتراکی جمہوریہ پسندوں کی ناکامی۔ اسباب
20.5 1929 کا معاشی بحران
20.6 ہنڈن برگ اور چانسلر برتنگ
20.7 اڈولف ہٹلر (1889 تا 1945)
20.7.1 سوانح حیات۔ عروج
20.7.2 ہٹلر کا برسر اقتدار آنا
20.7.3 ہٹلر کی مطلق العنانی
20.7.4 ہٹلر بحیثیت قائد
20.7.5 پان جرمنزم (Pan_Germanism) اور یہودیت شکنی (Anti_Semitism)
20.7.6 کلیسا سے تعلقات
20.8 خلاصہ
20.9 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات
20.10 نمونہ امتحانی سوالات
20.11 فرہنگ
20.12 سفارش کردہ کتابیں

20.0 مقاصد

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

1۔ جرمنی میں نازی ازم کے ارتقاء اور اشاعت کے اسباب کا تجزیہ کرسکیں۔

2۔ اڈولف ہٹلر کی زندگی، اس کی حکمت عملی کا تجزیہ اور اس کے کارناموں کا جائیزہ لے سکیں۔

20.1 تمہید

پہلی عالمی جنگ کے خاتمہ پر یورپ کے بہت سے ملکوں میں کلیاتی نظریہ وجود میں آیا۔ جرمنی میں کلیاتی نظریہ کا ارتقا اڈولف ہٹلر کی قیادت میں نازی ازم کی شکل میں واقع ہوا۔ جرمنی اور دنیا کے دوسرے ملکوں میں نازی ازم کی اشاعت اور ہٹلر کی مطلق العنانی کے دور رس نتائج نکلے۔ اس اکائی میں جرمنی میں نازی ازم کے ارتقاء کے حالات ہٹلر کی سوانح حیات، پالیسی اور کامیابیوں کی تشریح کی گئی ہے۔

20.2 یورپ کے جمہوری ادارے

پہلی عالمی جنگ کے خاتمہ پر آسٹریا، روس، ترکی اور جرمنی کی کثیر قومی سلطنتوں کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ ان سلطنتوں کے کھنڈرات پر جمہوری سلطنتوں کا ظہور ہوا۔ وہ تمام کی تمام قومی نہیں تھیں مگر قومی نقطہ نظر رکھتی تھیں۔ ان جمہوری سلطنتوں میں سے بعض سلطنتیں سابقہ سلطنتوں کی جدید شکل تھیں اور بعض بالکل ہی نئی تھیں۔ ابتدا میں ان نئے اصولوں کی بنیاد پر جمہوریہ کا وجود ہوا تھا مگر جیسے جیسے وقت گذرتا گیا بعض علاقوں میں ان کی نشو نما بے اثر ہوگئی۔

قدیم، آسٹرو ہنگری سلطنت ٹوٹ گئی اور اس میں کا بقیہ علاقہ (صرف آٹھ صوبے) ڈاکٹر مائیکل ہنش (Dr. Michael Hanisch) کی صدارت اور کارل رینر کی چانسلری میں آسٹرین جمہوریہ میں منتقل ہو گیا۔

سابقہ روس اور جرمنی کے شہنشاہی صوبوں میں چار نئی ریاستوں کا وجود ہوا جو وراثتی ریاستیں کہلائیں وہ ہنگری، چیکوسلواکیہ، پولینڈ اور یوگوسلاویہ کی ریاستیں تھیں۔

1918 میں ہنگری ہپس برگ سلطنت سے علاحدہ ہوکر کونٹ میکل کارلوئی کی صدارت میں جمہوریہ بن گیا۔ کارلوئی کی حکومت ناپائدار ثابت ہوئی۔ چار مہینوں کے اندر ہی وہاں انقلاب رونما ہوا اور کمیونسٹوں کا قبضہ ہوگیا۔ بیلا کن نے مملکت کی رہبری کرتے ہوئے موجودہ سیاسی اور معاشی طریقہ کو دہشت کے ذریعہ ہٹا کر کمیونزم نافذ کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت ہنگری اور رومینیا میں جنگ چل رہی تھی۔ رومینیا کی فوجوں کا بوڈاپسٹ پر قبضہ کے بعد اڈمیرل ہارتھی کی قیادت میں مخالف انقلاب جد و جہد شروع ہوگئی۔ یکم مارچ 1920 میں ہارتھی نے نئی حکومت قائم کی۔

شمالی ہنگری کے علاقہ سلواکیا کو بوہمیا کی مشہور تاریخی سلطنت میں شامل کرکے نئی چیکوسلواکیہ سلطنت کو قائم کیا گیا۔ 1919 میں قائم کردہ چیکوسلواکیہ کی سلطنت ایک قومی ریاست نہیں تھی۔ اس ریاست کی آبادی میں غیر سلووک نسل کی کافی تعداد تھی۔ چیکوسلواکیہ مشرقی یورپ کے ان چند ملکوں میں سے ہے جہاں جمہوری حکومتوں نے اپنی جڑیں مضبوط کرلی ہیں۔

پولینڈ کی طویل تاریخ رنگ برنگی ہے۔ جو 1919 کے آخر میں (Pilsudski) کی صدارت میں جمہوریہ کے طور پر نمودار ہوا۔ پولینڈ کو قدرت نے آبادی اور قدرتی وسائل کثرت سے عطا کیے ہیں۔ اس لحاظ سے اسے یورپ کے صف اول

لی قوموں میں ہونا چاہیے تھا لیکن وہ تین علاقوں کے مسائل سے گھرا ہوا تھا اور یہ علاقے الگ الگ نظام حکومت کے تحت تھے ۔ پھر بھی پولینڈ نے بے خوفی کے ساتھ مختلف قسم کے مسائل کا سامنا کرتے ہوئے صدر (Pilsudski) اور وزیر اعظم کی قابل رہنمائی میں قوم کی از سر نو تعمیر کی۔

بلقان میں نمودار ہونے والی ایک اور ریاست یوگوسلاویہ تھی۔ اس میں سربیا، مانٹیگرو، بوسنیا ہرزگوینا، کروشیا، ڈال یشیا اور یوگوسلاویہ شامل تھے۔ اس ریاست میں Croats, Serbs اور Slovens کے سیاسی، مذہبی اور معاشی مسائل پارلیمنٹ میں سخت جھگڑے کا سبب بنے اور کروشین رہنما اور اس کے حامیوں کا قتل ہوا۔ اس واقعہ کے بعد شاہ الیگزنڈر نے فوراً پارلیمنٹ تحلیل کر دی اور خود ڈکٹیٹر بن گیا

ایک اور مشرقی یورپی ریاست رومانیہ کاشت کاروں اور زمین داروں میں سخت دشمنی اور شاہی جانشینی کے مسائل کی وجہ سے پریشانی میں مبتلا تھی۔ 1930 میں کرول(Carol) نے فوجی عہدے دار کی مدد سے رومانیہ کے تخت پر قبضہ کر لیا اور خود مختار حکومت قائم کی۔

20.3 ویمر جمہوریہ (ری پبلک)

پہلی جنگ عظیم میں جرمنی کے شکست سے ہوہن زولرن سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔ شاہ ولیم تخت سے دستبردار ہوا اور اپنی جان بچا کر ہالینڈ فرار ہوگیا۔ چند دنوں کے ہنگامہ اور تشدد کے بعد نومبر 1918 میں جرمنی میں جمہوری حکومت قائم ہوگئی۔ اشتراکی جمہوریت پسند فریڈرک ایبرٹ کی صدارت میں قائم کردہ نئی حکومت نے التوائے جنگ کے سمجھوتے کو تسلیم کرلیا۔ قومی دستور ساز اسمبلی کا فبروری 1919 میں ویمر میں جلسہ منعقد ہوا جس میں بالغ رائے دہی پر منتخب شدہ 423 ممبروں نے شرکت کی۔ اس اسمبلی نے دستور مرتب کیا جس کے تحت وفاقی جمہوریہ قائم کیا گیا۔ ویمر دستور کی رو سے جمہوریہ کا صدر سات سال کے لیے منتخب ہونا طے پایا۔ اس کے تحت ایک چانسلر اور دوسرے وزرا ہوں گے جو قومی اسمبلی یعنی Reichstag کو جواب دہ ہونگے۔ جمہوریہ کے وفاقی اکائیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک قومی کونسل قائم کی گئی اس دستور میں روادارانہ حقوق کے بل، واپسی کے حکم، استصواب رائے عامہ، مختلف سیاسی پارٹیوں کو مناسب نمائندگی وغیرہ کے اقدام کیے گئے تھے۔

ویمر جمہوریہ کو کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ اقتدار شاہی کے حامی اور بائیں بازو کے انقلابی جمہوریہ کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے۔ ورسیلز صلح نامہ کی رو سے جرمنی پر عائد کردہ جرمانے جرمنوں کو غیر منصفانہ اور ظالمانہ نظر آنے لگے۔ بڑھتے ہوئے افراط زر نے جرمنی کی معاشیات میں بحران پیدا کردیا۔ 1921 میں چار مارکس کی قدر و قیمت ایک ڈالر تھی وہ گھٹ کر 1921 کے موسم گرما میں 75 مارکس ہوگئی 1922 میں چار سو مارکس ایک ڈالر کے برابر ہوگئے۔ 1923 میں 18,000 مارکس کا ایک ڈالر جولائی میں 1,60,000 مارکس کا ایک ڈالر اور اگسٹ میں 1,000,000 کا ایک ڈالر اور اس طرح قدر و قیمت ملین بلین تک چلی گئی۔

1920ء میں دائیں بازو نے انقلاب لانے کی کوشش کی تھی جسے سوشلسٹوں اور ٹریڈ یونینوں نے ناکام بنادیا۔ 1922 میں تاوان جنگ کی وصولی کے بہانے فرانس نے رہر وادی پر قبضہ کرلیا۔

1924 میں جمہوریہ کے حالات میں سدھار ہونے لگا۔ فرانس رہر وادی سے واپس لوٹ گیا۔ ڈیوس پلان نے جرمنی کی معاشی آزادی اور 800 million gold marks کے خارجی قرضہ کی تجویز پیش کی۔ 1924۔ 1928 کے درمیان مرکزیت پسندوں، جمہوریت پسندوں، سوشلسٹوں اور عوامی پارٹی کے نمائندوں کے اتحاد نے جمہوریہ کو چلایا۔

پرشیا کے امرا (Junkers) کی مدد سے قوم پرست پارٹی نے دوسری مرتبہ میونک میں ہنگامہ برپا کیا جس میں جنرل لوڈنڈارف اور اڈولف ہٹلر نے حصہ لیا۔ 1925 میں صدر ایبرٹ کے انتقال کے بعد قوم پرستوں نے ہنڈن برگ کو صدر منتخب کیا مگر اس نے سلطنت، امرا اور فوج کی طرف جھکاؤ رکھنے کے باوجود اپنے حلف کے مطابق جمہوریہ کو برقرار رکھا۔ وہ 1932 میں ری پبلک پارٹی کے نمائندے کی حیثیت سے کمیونسٹ پارٹی کے امیدوار Thamlan اور اشتراکی پارٹی کے امیدوار ہٹلر کو شکست دیکر دوبار صدر منتخب ہوا۔

20.4 اشتراکی جمہوریہ پسندوں کی ناکامی۔ اسباب

ویمر جمہوریہ کے جمہوریت پسندوں کی ناراضگی مول لی۔ چند تبدیلیوں کے باعث ایسا ہوا جس کے لیے انھیں ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ وارسیلز کا صلح نامہ جو جرمن باشندوں کے لیے ناپسندیدہ تھا، جرمنی کو پوری طرح جنگ کا ذمہ دار ٹھرایا اور تاوان جنگ عائد کردیا۔ ویمر جمہوریہ کو اسے تسلیم کرنا پڑا اور جب ایسا ہوا تو جرمن غضب میں آگئے۔ تاوان جنگ کی ادائیگی کی وجہ سے جرمنی کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ افراط زر اور سرد بازاری (کساد) سے اس کے معاشی حالات متاثر ہوئے۔ اس سے اشتراکیوں کی حالت بھی ابتر ہوگئی۔ ایسا ظاہر ہونے لگا کہ وہی تاریخی ستم ظریفیوں اور معاشی غلطیوں کے ذمہ دار ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1۔ کیوں 1919 کا جرمنی کا دستور ویمر دستور کے نام سے جانا جاتا ہے ؟

.____

2۔ اشتراکی جمہوریت پسندوں کی ناکامی کے اسباب بیان کیجیے۔

.____

.____

.____

20.5 1929 کا معاشی بحران

1929ء کا معاشی بحران ایک غیر معمولی واقعہ تھا مگر جرمنی کو غیر یقینی معاشی نظام، تاوان جنگ کے ادائیگی کی ذمہ

داری اور از سر نو تعمیر کے بوجھ کو زیادہ تر برداشت کرنا پڑا۔ 1924ء کے بعد جرمنی کی بحالی کا اصل سبب امریکی قرض تھا اگر Wall Street Stock Market میں گراوٹ آئی تو اس کا جرمنی پر تباہ کن اثر پڑا۔

صنعتوں کی خام اشیاء اور غذائی اشیاء کی درآمد کے لیے جرمن صنعتی برآمدات سے روپیہ جمع کرتا رہا۔ جب اس کی داخلی تجارت کو زوال آیا تو اس سے اس کی بیرونی تجارت بھی بری طرح سے متاثر ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کے سارے کارخانے بند ہوگئے اور کئی لاکھ افراد نے روزگار کھودیا۔ جولائی 1931 میں قومی بینک کے ضم ہوجانے سے تمام بینک بند ہوگئے اور رجسٹرڈ بے روزگاروں کی تعداد بڑھ کر چھ ملین ہوگئی۔

20.6 ہنڈن برگ اور چانسلر بروٹینگ

ایسی حالت میں اشتراکی جمہوری چانسلر ہرمن مولر نے استعفیٰ دے دیا۔ صدر ہنڈن برگ نے کیتھولک سنٹر پارٹی کے ہینرچ بروننگ کا چانسلر کے طور پر تقرر کیا۔ بروننگ ایماندار اور بے غرض شخص تھا۔ جب اس کے اقدامات کو پارلیمنٹ نے منظوری نہیں دی تو اس نے صدر سے گذارش کی کہ ہنگامی صورت حال کے تحت مالیاتی مسودے کی منظوری دیں۔ پارلیمنٹ چاہتی تھی کہ فرمان منسوخ کیا جائے۔ اس طرح چانسلر اور پارلیمنٹ کے درمیان تکرار لازمی ہوگئی۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے غرض سے بروننگ نے صدر سے درخواست کی کہ صدر پارلیمنٹ کو تحلیل کرکے پھر سے انتخابات کرائے۔ ہٹلر کے لیے یہ سنہرا موقع تھا جس کی وہ تلاش میں تھا۔

20.7 اڈولف ہٹلر (1889۔1945)

20.7.1 سوانح حیات۔ عروج

ہٹلر 1889 میں آسٹریا۔ جرمنی کی سرحد پر واقع شہر Branau - Am - Inn میں پیدا ہوا۔ Lambach کے Benedictine کے عیسائی خانقاہ میں رہ کر کلیسا کے عبادتوں میں شریک ہوکر ایک دن وہ بھی مذہبی رہنما بننے کی خواہش کرنے لگا اس نے بعد میں Linz کے مدرسے میں تعلیم حاصل کی۔ وہ اوسط درجہ کا طالب علم تھا۔ فن کار بننے کے ارادے سے دو مرتبہ ویانا کے فنون لطیفہ اکیڈمی میں داخلہ کی کوششیں ناکام رہیں۔ چند سال وہ مختلف قسم کے کام کرتا رہا۔ ان دنوں اسے یہودیت شکنی اور پان جرمنزم کی خصوصیات سے واقفیت ہوئی۔ یہیں اسے عوامی تحریکوں کی تاثیر، پروپگنڈے اور عوام پر ہبی اور جسمانی دہشت کے اثرات کا احساس ہوا۔ ان نظریات کی بنیاد پر اس نے ایک سیاسی تنظیم اور حکمت عملی قائم کی۔ 1914 میں وہ فوج میں بھرتی ہوگیا۔ جنگ میں دو مرتبہ زخمی ہوا۔ ایک دفعہ وہ دوسرے درجہ کے Iron cross سے نوازا گیا۔ جب زار روسیہ کے اسران۔ سوویت پسندوں نے التوائے جنگ کا سمجھوتہ کرلیا تو لاکھوں جرمنوں کی طرح اس نے بھی خیال کیا کہ اشتراکیوں نے جرمنی کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب کہ ہٹلر نے فیصلہ کرلیا کہ وہ سیاست میں شامل ہوگا۔

1919 میں فوج کے سیاسی محکمہ نے ہٹلر کو جرمن مزدور پارٹی کے جلسہ میں مبصر بنا کر بھیجا۔ بعد میں اسے پارٹی

کے ممبر کی حیثیت سے شریک کرلیا گیا اور بہت جلد وہ اس کا صدر بن گیا۔ پارٹی کے اہم رکن کی حیثیت سے ہٹلر نے ایک بہت بڑے مجمع میں پچیس نکاتی پروگرام کا اعلان کیا جس میں عظیم جرمنی کا قیام، یہودیت شکنی، بغیر محنت کے کمائی کا انسداد ٹرسٹوں کو قومیانہ وغیرہ چند اہم نکات کے علاوہ ورسیلز اور سینٹ جرمن سمجھوتوں کی منسوخی بھی شامل تھی۔ 1920 میں مزدور پارٹی، قومی اشتراکی جرمن مزدور پارٹی کے طور پر منظم کی گئی۔ سرخ رنگ کا پرچم تیار کیا گیا جس کے بیچ میں ایک سفید حلقہ اور اس حلقہ میں سیاہ رنگ کا سواستک (Swastik) نشان تھا۔ ہٹلر کا نظریہ یہ تھا کہ سرخ رنگ سماجی تحریک کے نظریہ، سفید رنگ قومی نظریہ اور سواستک کا نشان آریاؤں کی عظیم طاقت کی نشاندہی کرتا ہے۔ چند اہم شخصیتوں جیسے ہیس (Hess)، گورنگ (Georing)، روسن برگ (Rosenberg) کے شرکت سے پارٹی مضبوط ہوگئی۔

1923 میں ہٹلر اور اس کے ساتھیوں نے انقلاب لانے کی ایک ناکام کوشش کی جو بیرہال پوچ Beer Hall Putsch) کے نام سے مشہور ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہٹلر کو گرفتار کرلیا گیا۔ قید میں اس نے مین کیمف (Mein Kampf) (میری جدوجہد) نامی خود نوشت سوانح عمری لکھی۔ اس انقلاب کی ناکامی اور رہنماؤں کے نظر بند ہوجانے سے نازی پارٹی تھوڑے وقفے کے لئے ماند پڑگئی۔ 1929 میں معاشی بحران کی وجہ سے نازی پارٹی کو اقتدار حاصل کرنے کا ایک اور موقعہ فراہم ہوا۔

عوام کے مختلف گروہ نچلا متوسط طبقہ، مال دار طبقہ، تاجر طبقہ، حتیٰ کہ امرا کے طبقے نے بھی ہٹلر کی تائید کی 1928 سے متواتر نازی پارٹی کی تعداد اور طاقت بڑھتی گئی۔

20.7.2 ہٹلر کا برسر اقتدار آنا

1932۔ 1933 میں جرمنی میں غیر یقینی سیاسی حالات پیدا ہوگئے۔ برونینگ (Bruning)، وان پاپن (VonPapen) اور (Schleicher) یکے بعد دیگر چانسلر بنے۔ ایسے حالات میں جرمنی کے صدر ہنڈن برگ نے اعتدال پسند قوم پرستوں کے مشورے کو تسلیم کرتے ہوئے ہٹلر کو چانسلر مقرر کیا۔

ہٹلر کو قوم پرستوں سے گہری الفت نہیں تھی انھیں وہ کارآمد سمجھتا تھا۔ مختصر عرصہ میں اس نے اپنے سیاسی مخالفین کو نازی طوفانی فوج اور پولیس کو استعمال کرکے خوف زدہ بنادیا۔ 1933 میں انتخابات ہوئے اور نازی پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی۔ اسے کل ووٹوں میں 44% سے بھی کم ووٹ حاصل ہوئے تھے۔ نازی اور قوم پرستوں نے مل کر پارلیمنٹ میں 340 نشستیں حاصل کرلیں مگر ہٹلر کو اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے جو دو تہائی اکثریت کی ضرورت تھی وہ حاصل نہیں ہوئی۔

ہٹلر کی خواہش تھی کہ پارلیمنٹ Enabling Act کو منظور کرے جس کی رو سے اسے چار سال کے لیے غیر معمولی قانون سازی اختیارات حاصل ہوجائیں۔ اس قانون کی منظوری کے لیے دو تہائی اکثریت کی رضامندی ضروری تھی۔

نازیوں نے Enabling Act کی منظوری کے لیے بڑا ڈرامہ کیا۔ پارلیمنٹ کا جلسہ پوٹس ڈام (Potsdam) کے گیاریسن چرچ میں منعقد ہوا۔ یہ عمارت پرشیا کی شہنشاہیت کی خوش گوار یادوں سے وابستہ تھی۔ اس خصوصی اجتماع کی

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
* Hyderabad-34.

تاریخ 21 مارچ پارلیمنٹ Reichstag کی پہلی سالانہ تقریب کا دن تھا ۔ دوسری خصوصیت یہ تھی اسی دن وزیر پروپگنڈا Geobbels نے خاص نشرواشاعت کی تدبیریں کیں ۔ چند ممبروں کو نظر بند رکھا گیا ۔ چند ممبروں کی غیر حاضری کو یقینی بنایا گیا اور خاکی قمیص پہنے خطرناک نازی طوفانی فوج نے باقی کام پورا کر دیا ۔ 184 مخالف ووٹوں کے مقابلہ 441 ووٹوں سے بل منظور ہو گیا ۔

20.7.3 ہٹلر کی مطلق العنانی

اس طرح چانسلر ہٹلر بے قابو مطلق العنانی کی طرف بڑھنے لگا ۔ 17 اپریل کو تمام ریاستوں میں نازی گورنروں کا تقرر کیا گیا یہاں تک کہ انہیں diets کو منسوخ کرنے ' سرکاری ملازموں کے تقرر اور برخاست کے بھی اختیارات دے گئے ۔ اس کی تکمیل اس طرح ہوئی کہ جب قانونی طور پر Reich کی از سر نو تعمیر ہوئی تو Reich نے ریاستوں کے تمام اختیارات اپنے لیے منسوخ کر دیے ۔ غیر نازی سیاسی جماعتیں یا تو خود ختم ہو گئیں یا انھیں کچل دیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی ہی قانونی طور پر ملک کی واحد سیاسی جماعت ہے ۔

بعد میں ٹریڈ یونینیں ہٹلر کا نشانہ بنیں ۔ حکومت نے یکم مئی کو قومی تعطیل کا دن قرار دیا اور اعلیٰ پیمانے پر قومی دن منایا گیا ۔ " کام کا احترام کیا جائے اور کام کرنے والوں کی عزت کی جائے " کے نعرہ کا باضابطہ اعلان ہوا مگر 2 مئی کو حکومت نے ٹریڈ یونینوں کے دفاتر اور مالی وسائل پر قبضہ کر کے ان کے رہنماؤں کو گرفتار کیا اور ہڑتالوں پر امتناع عائد کر دیا گیا ۔

چند دن نازی طوفانی دستہ عوام کی زندگی میں تباہی مچائے رکھنے کے بعد اس دستے کو اسی طرح تباہی جاری رکھنے دیا گیا تو آنے والے خطرے کا احساس کرتے ہوئے ہٹلر نے انہیں روک دیا ۔ مگر اس دستے کے رہنما روہم (Roehm) اور دوسروں نے ہٹلر کی مخالفت کا فیصلہ کر لیا ۔ ہٹلر نے اپنے پارٹی کے گارڈوں اور گورنگ (Georing) کی پولیس کے ذریعہ طوفانی فوجی دستے کے 150 رہنماؤں کا قتل کر دیا ۔ 30 جون کے خونی موسم گرما کے آخری ہفتہ تک قتل ہونے والوں میں Roehm ، Gen. Schlieicher ، Gen Von Bredow اور Strasser وغیرہ شامل تھے ۔ ہٹلر کے مخالف اور جو زیادہ واقفیت رکھتے تھے انھیں اپنے کیے اور واقفیت کی بنا پر جان سے ہاتھ دھونا پڑا ۔ طوفانی فوجی دستے کو جس نے ہٹلر کے رہنما بننے میں زینہ کا کام دیا تھا، منتشر کر دیا گیا ۔

20.7.4 ہٹلر بحیثیت قائد

2 اگست 1934 میں صدر ہنڈن برگ کی وفات ہو گئی اور اس کی وفات کے بعد صدر کے عہدہ کو ختم کر دیا گیا ۔ ہٹلر ریاست کا صدر اور مسلح افواج کا کمانڈر ان چیف بن گیا ۔ ہٹلر کی مدد کرنے والے اہم افراد میں مرحوم صدر ہنڈن برگ کا بیٹا آسکر وان ہنڈن برگ (Oskar Von Hindenburg) اور وان پاپن (Von Papen) شامل تھے ۔

20.7.5 پان جرمنزم (Pan-Germanism) اور یہودیت شکنی

پان جرمنزم اور یہودیت شکنی ہٹلر کے کردار کی دو اہم خصوصیات تھیں۔ یہ دونوں خصوصیات پان جرمن نیشلسٹ پارٹی کے اصولوں میں شامل تھیں۔ ہٹلر ابتدا میں اس جماعت کی وفاداری کا مدعی تھا مگر یہودیت شکنی ہٹلر میں طالب علمی کے زمانہ سے ظاہر تھی۔ وینا میں یہودیت شکن مطبوعات کے مطالعہ نے اسے یہودیت شکن بنادیا تھا۔ ہٹلر کی رائے میں عصمت فروشی اور بردہ فروشی جیسی برائیوں کے لیے یہودی ذمہ دار تھے۔ اس طرح یہودیوں سے اسے سخت نفرت ہوگئی۔ یہودیوں کو قومی زندگی کے تمام شعبوں سے الگ کردیا گیا۔ طوفانی فوج، پارٹی کے گارڈ اور عوام نے جو کچھ یہودیوں کے قبضہ میں تھا چھین لیا۔ کئی یہودیوں سے ادنیٰ خدمات لی گئیں۔ دولت مند یہودی اپنی دکانوں، کارخانوں اور دوسرے تجارتی کاروبار کو نازیوں کے ہاتھوں فروخت کرکے ملک سے باہر نکلنے کے راستے تلاش کرنے لگے۔ یہودیوں کے ترک وطن کی اجازت کے لیے ایک ادارہ قائم کیا گیا وہ ادارہ یہودیوں کی بیخ کنی کا ادارہ بن گیا۔ یہاں تک کہ یہودیوں کے فنون لطیفہ تک کو نہیں بخشا گیا۔ یہودی ڈرامہ نویسوں کے ڈراموں اور Mendelssohn اور Paul Hindemith کی موسیقی پر ممانعت عائد کردی گئی۔ تیسرے Reich کے بعد کے دور میں لاتعداد یہودیوں کو بے دردی سے قتل کیا گیا۔

20.7.6 کلیسا سے تعلقات

نازی حکومت اور پاپائے روم کے درمیان معاہدہ ہوا اور کیتھولک عیسائیوں کو مذہبی اور کلیسا کے معاملات میں آزادی دی گئی۔ چند ہی مہینوں میں نس بندی قانون جاری کردیا گیا جو کیتھولک چرچ کو ناگوار تھا۔ ہٹلر کے ایک قریبی پیرو Ludwig Mueller نے جرمنی عیسائی اعتقاد تحریک کی بنیاد رکھی اس تحریک نے نسل سے متعلق نازی نظریات کی تائید کی۔ اس کے مقابلے میں Niemoeller نے ایجابی کلیسا کو قائم کرکے شدت سے نازی اصولوں کی مخالفت کی۔ وہ جرمن عیسائی جو ان دونوں کی تائید میں نہیں تھے کلیسا کے معاملات میں ہٹلر کی مداخلت کی تائید کی۔ ہٹلر نے حالات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے پیرو Mueller کو Reich Bishop منتخب کروایا تاکہ ایک قوم، ایک سلطنت، اور ایک مذہب کے اپنے ارادے کو حاصل کرسکے۔ وہ چاہتا تھا کہ کلیسا حکومت کا وفادار ہو، اور یہودیت شکنی اور نازی نسل پسندوں کو الگ کردیا جائے۔ پادریوں کو گرفتار کیا گیا اور انہیں شہر بدر کرکے نظر بندی کیمپ میں رکھا گیا۔ 1938 تک نازیوں نے دہشت پسندی کے ذریعے پروٹسٹنٹ پادریوں کو Fuehrer کی اطاعت کا حلف لینے پر مجبور کردیا۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

3. ٹریڈ یونینوں سے متعلق ہٹلر کی پالیسی کیا تھی؟

4۔ ہٹلر کی پالیسیوں کے دو بنیادی اصول کون سے تھے ؟

20.8 خلاصہ

1۔ پہلی عالمی جنگ کے خاتمہ پر متعدد یورپی ممالک جیسے جرمنی، اٹلی، روس، پولینڈ، یوگوسلاویہ، چیکوسلواکیہ اور رومانیہ میں آمریت کا ظہور ہوا۔

2۔ 1918 میں جرمنی میں جمہوریہ کا قیام ہوا اور بعد میں ویمیر دستور مرتب کیا گیا دستور کی رو سے Reichstag نامی قومی پارلیمنٹ کا قیام عمل میں آیا۔

3۔ اشتراکی جمہوریوں کی ناکامی نے ہٹلر کی ترقی کے راستہ کو ہموار کردیا۔

4۔ ہٹلر غیر اصولی طریقوں سے برسر اقتدار آیا۔ آخر 1934 میں سپہ سالار اعظم اور سربراہ مملکت (Fuehrer) بن گیا۔

5۔ پان جرمنزم اور یہودیت شکنی ہٹلر کی پالیسی کے دو بنیادی اصول تھے۔

20.9 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

1۔ کیوں کہ یہ دستور ویمیر میں تشکیل دیا گیا۔

2۔ عوام کا یہ خیال کہ اشتراکی جمہوریت پسند پہلی جنگ عظیم کے بعد کے جرمن کی تمام برائیوں کے ذمہ دار ہیں۔ یہ اشتراکی جمہوریت پسندوں کے زوال کا اہم سبب بنا۔

3۔ ہٹلر ٹریڈ یونینوں کا مخالف تھا۔ اس نے ہڑتالوں کو ممنوع قرار دیا اور ٹریڈ یونین تحریک کو کچل دیا۔

4۔ پان جرمنزم۔ یہودیت شکنی

20.10 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ ذیل کے ہر سوال کا جواب تقریباً تیس (30) سطروں میں لکھیے۔

1۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد وسطی اور مشرقی یورپ میں جمہوری حکومتوں کی کارگزاریوں کا جائزہ لیجیے۔

2۔ ویمیر جمہوریہ کے بارے میں تفصیل سے لکھیے۔

3۔ اڈولف ہٹلر کی حیات اور عروج پر نوٹ لکھیے۔

4۔ نازی تصورات کے اہم نکات بیان کیجیے۔

11 ذیل کے ہر سوال کا جواب تقریباً پندرہ (15) سطروں میں لکھیے۔

1۔ ویمر جمہوریہ کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

2۔ ہٹلر نے کس طرح سے اقتدار حاصل کیا؟

3۔ ہٹلر نے کن طریقوں سے آمرانہ اختیارات حاصل کیے تھے؟ تجزیہ کیجیے۔

4۔ پان جرمنزم اور یہودیت شکنی نظریات بیان کیجیے۔

20.11 فرہنگ

Aisles	=	کلیسا کے حصے
Anti-Semitism	=	یہودیت شکنی
Deutsches	=	وفاقی جمہوریہ کی اکائیاں
Fuehrer	=	وہ خطاب جسے ہٹلر نے جرمن کے صدر کی حیثیت سے اختیار کیا تھا
Putsch	=	انقلاب

20.12 سفارش کردہ کتابیں

1. Thompson, David : Europe Since Napoleon
2. Grant and Temperley : Europe in the 19th and 20th Centuries
3. Hayes, C.J.H. : Contemporary Europe Since 1870
4. Hazen C.D. : Modern Europe Upto 1945
5. John & Gwenneth Stokes : Europe and the Modern World 1870-1983
6. James Joll : Europe Since 1870 - An International History
7. Lipson E. : Europe Between the Two World Wars
8. Snellgrose L.E. : The Modern World Since 1870